الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة العالية (بی اے - سال اول)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1444ھ 2024ء

الوقت المحدد: ثلاث ساعات — الورقة الاولیٰ: التفسير و اصوله — مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوالات حل کریں؟

قسم اوّل ...... التفسير

سوال نمبرا:۔ وما اصابكم خطاب للمؤمنين من مصيبة بلية و شدة فبما كسبت ايديكم اى كسبتم من الذنوب و عبر بالا يدى لان اكثر الافعال تزاول بها و يعفوا عن كثير منها فلا يجازى عليه و هو تعالى اكرم من ان يثنى الجزاء فى الاخرة .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) اغراضِ مفسر تحریر کریں؟

(ج) عصر حاضر میں مسلمانوں کی پستی کی وجوہات تحریر کریں؟

سوال نمبر۲:۔ (ما كنت تدرى) تعرف قبل الوحى اليك (ما الكتاب) القرآن (ولا الايمان) اى شرائعه و معالمه و النفى معلق للفعل عن العمل (و لكن جعلنا نورا نهدى به من نشاء) .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) اغراضِ مفسر تحریر کریں؟

(ج) خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

سوال نمبر۳:۔ ومن استفهام بمعنى النفى اى لا احد اضل ممن يدعوا يعبد من دون الله اى غيره من لا يستجيب له الى يوم القيمة و هم الاصنام لا يجيبون عابديهم الى شيئى يسئلونه ابدا .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) کلام باری تعالیٰ وکلام مفسر کی وضاحت کریں؟

(ج) بعض فرقوں کے نزدیک انبیاء اور اولیاء کو پکارنا بھی گمراہی ہے اس کا مدلل جواب قلمبند کریں؟

قسم ثالث ...... اصول تفسیر

...ل نمبر 4:۔ درج ذیل سے دو اجزاء کا جواب تحریر کریں؟

(الف) اسباب نزول کی معرفت اور اس میں دشواری کی وجوہات تحریر کریں؟

(ب) قرآن پاک کو ابواب اور فصول کی صورت میں کیوں نہیں ذکر کیا گیا؟

(ج) اعجاز قرآن کی کم از کم تین وجوہات زینت قرطاس کریں؟

☆ ☆ ☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طلباء 2024ء

الورقة الاولى: التفسير و اصوله

قسم اوّل ...... التفسیر

...وال نمبر ۱:۔

وَمَا اَصَابَكُمْ خِطَابٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ مُصِيْبَةٍ بَلِيَّةٍ وَ شِدَّةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ اَیْ ...سَبْتُمْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَ عَبَّرَ بِالْاَيْدِيْ لِاَنَّ اَكْثَرَ الْاَفْعَالِ تُزَاوِلُ بِهَا وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ مِنْهَا ...لَا يُجَازِيْ عَلَيْهِ وَهُوَ تَعَالٰى اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يُثْنِيَ الْجَزَاءَ فِي الْاٰخِرَةِ .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) اغراضِ مفسر تحریر کریں؟

(ج) عصر حاضر میں مسلمانوں کی پستی کی وجوہات تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی (یہ مومنوں کو خطاب ہے) وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا یعنی جو تم نے گناہ کمائے' ہاتھوں سے تعبیر اس لیے کیا کہ اکثر افعال ہاتھوں سے ہی سرزد ہوتے ہیں اور بہت سے درگزر فرما دیتا ہے۔ پس نہیں جزاء دیتا اس پر اور اللہ تعالیٰ کی ذات بلند و بالا ہے کہ آخرت میں دوبارہ بدلہ دے (جبکہ اس نے درگزر فرما دیا ہو)۔

(ب) اغراض مفسر: کُمْ ضمیر خطاب ہے' تو شارح نے مخاطبین کو معین کر دیا کہ وہ مؤمنین ہیں۔ ایک سوال کا جواب دیا کہ گناہوں کو ہاتھوں سے تعبیر کیوں کیا؟ جواب دیا کہ اکثر افعال ہاتھوں سے سرزد ہوتے ہیں' اس لیے ہاتھوں سے تعبیر کیا۔ جن لوگوں سے درگزر فرما دیتا ہے اس کی شایان شان نہیں کہ آخرت میں ان کی پکڑ کرے۔

(ج) عصر حاضر میں پستی کی وجوہات: اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے ماننے والوں کی نصرت ومدد فرماتا ہے۔ جس کی مدد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کبھی بھی مغلوب نہیں ہوسکتا۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان جب تک اللہ اور اس کے رسول کے احکام پر عامل رہے ہمیشہ غالب ہی رہے ہیں حتیٰ کہ قلیل جماعت بہت دفعہ کثیر جماعت پر غالب آئی۔ وجہ یہی ہے کہ ان کے دل اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار تھے۔ ان کے دلوں میں اللہ کی محبت غالب تھی اور خواہشات مغلوب تھی اسی وجہ سے وہ ہر میدان میں فتح کے جھنڈے لہراتے تھے۔ مگر آج کا مسلمان تو فقط نام کا مسلمان ہے۔ للّٰہیت باقی نہ رہی اللہ اور اس کے رسول کا ادب واحترام باقی نہ رہا۔ سرعام احکام شرعیہ کو پامال کیا جارہا ہے۔ میدان عمل سے کوسوں میل دوری ہے۔ تو ایسے حالات میں اللہ کی مدد ونصرت کا اترنا از قبیلہ امتناع سے ہے کہ اللہ نے مؤمنین سے وعدہ نصرت فرمایا ہے۔ بے عمل اور منافق لوگوں سے نہیں۔ الحاصل یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام وطرق پر نہ چلنا ذلت اور پستی کا سبب ہے۔ اتحاد کا قائم نہ ہونا اس کا سبب ہے۔

سوال نمبر۲:-

(مَا كُنْتَ تَدْرِيْ) تَعْرِفُ قَبْلَ الْوَحْيِ اِلَيْكَ (مَا الْكِتَابُ) الْقُرْآنُ (وَلَا الْاِيْمَانُ) اَيْ شَرَائِعُهٗ وَمَعَالِمُهٗ وَالنَّفْيُ مُعَلَّقٌ لِلْفِعْلِ عَنِ الْعَمَلِ (وَلٰكِنْ جَعَلْنَا نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَاءُ)۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) اغراضِ مفسر تحریر کریں؟

(ج) خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اوپر لگا دیئے ہیں۔

ترجمہ: آپ نہیں جانتے تھے۔ یعنی آپ کی طرف وحی سے پہلے نہیں پہچانتے تھے کہ کتاب کیا ہے یعنی قرآن اور نہ احکام شرع کی تفصیل یعنی ایمان کے شرائع اور معالم۔ آیت کریمہ میں نفی معلق ہے عمل سے فعل کی وجہ سے یعنی شرعی احکام وحی نازل ہونے سے پہلے نہیں جانتے تھے لیکن نزول وحی کے بعد سب احکام جان گئے لیکن بنایا ہم نے اس قرآن کو نور اور ہدایت کہ اس کے ذریعے سے چاہیں ہدایت دیں۔

(ب) اغراضِ مفسر: شارح نے تَدْرِیْ کا معنیٰ بتایا کہ تعرف ہے اور نہ جاننا وحی سے پہلے ہے۔ وحی کے بعد تمام کا تمام اللہ تعالیٰ نے بتا دیا تھا۔ الکتاب میں الف لام کا تعین کر دیا کہ عہد خارجی ہے اور معہود لہ قرآن مجید ہے۔ ایمان سے مراد شرعی احکام ہیں۔ حقیقت میں نبی علیہ السلام اللہ کی واحدنیت کو پہلی ہی جانتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔

صیغے:

تدری: واحد مذکر حاضر فعل مضارع معروف باب ضَرَبَ یَضْرِبُ
نھدی: جمع متکلم فعل مضارع معلوم باب ضَرَبَ یَضْرِبُ
نشاء: جمع متکلم فعل مضارع معلوم باب فَتَحَ یَفْتَحُ

سوال نمبر۳:۔

وَمَنْ اِسْتِفْهَامٌ بِمَعْنَی النَّفْیِ اَیْ لَا اَحَدٌ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا یَعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَیْ غَیْرِہٖ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَ ھُمُ الْاَصْنَامُ لَا یَجِیْبُوْنَ عَابِدِیْھِمْ اِلٰی شَیْءٍ یَسْئَلُوْنَہٗ اَبَدًا۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) کلام باری تعالیٰ وکلام مفسر کی وضاحت کریں؟

(ج) بعض فرقوں کے نزدیک انبیاء اور اولیاء کو پکارنا بھی گمراہی ہے اس کا مدلل جواب قلمبند کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اوپر لگا دیے ہیں۔

ترجمہ: ''مَنْ استفہام کے لیے ہے اور نفی کے معنی میں ہے یعنی کوئی بھی نہیں۔ کون ہے زیادہ گمراہ اس سے جو اللہ کے علاوہ کسی ایسے غیر کی عبادت کرتا ہے جو قیامت تک اس کی نہ سنیں اور وہ بت ہیں جو اپنے پوجا کرنے والوں کی نہیں قبول کرتے اور جواب دیتے ایسی شئی کا جس کا وہ سوال کرتے ہیں۔

(ب) وضاحت: اللہ تعالیٰ مذکورہ آیت کریمہ میں بتوں کی عبادت کرنے سے روک رہا ہے اور جو بتوں کی پوجا کرتے ہیں ان کی حالت اور ذلت بیان کر رہا ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی ایسے کی پوجا کرے جس میں سننے دیکھنے وغیرہ کی طاقت نہیں، تو اس شخص سے زیادہ گمراہ اور جاہل کوئی نہیں۔

مفسر علیہ الرحمٰن نے الفاظ کا تعین اور معانی بیان کر دیے کہ مَنْ استفہام بمعنی نفی کے ہے اور بتایا کہ دعا کا صلہ جب مَنْ آجائے تو اس کا معنی عبادت ہوتا ہے اور بتوں کی حقیقت بتادی کہ بت کبھی بھی اپنے عابدین اور سائلین کی نہیں سنتے۔

(ج) انبیاء واولیاء کو پکارنے کا حکم: پکارنے کے دو مطلب ہیں۔ نمبر۱: عبادت اور پوجا کرنا، نمبر۲: مدد طلب کرنا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو معبود سمجھ کر پکارنا کفر ہے لیکن اگر مدد طلب کرنے کے لیے پکارا جائے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے سبب اور واسطہ ہونے کی حیثیت سے امداد طلب کی جائے، تو جائز ہے، کیونکہ امداد حقیقی اللہ تعالیٰ کی ہی طرف سے ہوتی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس نے امداد کے اسباب اور واسطے بھی پیدا نہیں فرمائے۔

دلیل: اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اس وقت امداد فرماتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی امداد میں مصروف رہتا ہے۔ (مسلم)

دوسری حدیث ہے "مصیبت زدہ کی امداد کرو اور تم گم کردہ راہ کی راہنمائی کرو۔" (ابو داؤد)

ایک اور حدیث میں نبی علیہ السلام نے فرمایا: قیامت کے دن سورج قریب ہو جائے گا یہاں تک پسینہ آدھے کان تک پہنچ جائے گا۔ لوگ اس حالت میں حضرت آدم علیہ السلام پھر موسیٰ علیہ السلام پھر سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں گے اور مدد طلب کریں گے۔ تمام اہل محشر انبیاء کرام علیہ السلام سے مدد کرنے کے جواز پر متفق ہوں گے یہ اتفاق اس بناء پر ہوگا اللہ تعالیٰ انہیں الہام فرمائے گا۔ یہ حدیث انبیاء کرام علیہ السلام سے دنیا و آخرت میں توسل استغاثہ کے مستحب ہونے کی قوی دلیل ہے۔

قسم ثانی ...... اصول تفسیر

سوال نمبر۴:- درج ذیل سے دو اجزاء کا جواب تحریر کریں؟

(الف) اسباب نزول کی معرفت اور اس میں دشواری کی وجوہات تحریر کریں؟

(ب) قرآن پاک کو ابواب اور فصول کی صورت میں کیوں نہیں ذکر کیا گیا؟

(ج) اعجاز قرآن کی کم از کم تین وجوہات زینتِ قرطاس کریں؟

جواب: (الف) اسباب نزول کی معرفت اور دشواری کی وجوہات: متقدمین اور متاخرین کی اصطلاحات میں اختلاف ہے۔ اسی وجہ سے کسی واقعہ کے بارے پر فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ نزول آیت کا سبب ہے یا نہیں۔ کلام صحابہ اور تابعین کے استقراء سے جو چیز سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ لوگ "نزلت فی کذا" کو صرف ایسے قصہ کے لیے استعمال نہیں کرتے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیش آیا ہو اور آیت کے نزول کا سبب بنا ہو بلکہ بسا اوقات ایسے بعض واقعات کو ذکر کرتے ہیں جن پر آیت صادق آتی ہو خواہ ان واقعات میں ہو جو آپ کے زمانہ میں پیش آیا یا بعد میں ہوئے ہوں اور کہہ دیتے ہیں "نزلت فی کذا" شان نزول کے بیان میں عموماً "نزلت فی کذا یا فانزل قوله کذا" جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ دشواری کی وجوہات کا سبب متقدمین اور متاخرین کی اصطلاحات میں اختلاف ہوتا ہے۔

(ب) ابواب اور فصلیں نہ بنانے کی وجہ: قرآن کریم کی فصلیں اور ابواب نہیں بنائے گئے کہ اس کے ہر مقصد یا بحث کو کسی باب یا فصل میں تلاش کر لیا جائے بلکہ فرض کیا گیا ہے کہ وہ مجموعہ مکتوبات کی طرح ہے جیسا کہ بادشاہ اپنی رعایا کے نام وقت کی ضرورت کے مطابق ایک فرمان لکھتے ہیں اور کچھ دنوں کے بعد دوسرا فرمان لکھتے ہیں اور اسی طرح حسب ضرورت لکھتے ہی رہتے ہیں یہاں تک کہ بہت سے فرامین جمع ہو

جاتے ہیں۔ تو کوئی شخص انہیں جمع کر دیتا ہے حتیٰ کہ ان فرامین کا ایک مرتب مجموعہ تیار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح قادر مطلق عز اسمہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وقت کی ضرورت کے مطابق یکے بعد دیگرے سورتیں نازل کرتا ہے۔ جب نزول مکمل ہو گیا تو ان سب آیات اور سورتوں کو موجودہ ترتیب کے مطابق جمع کر دیا گیا۔

(ج) اعجاز قرآن کی تین وجوہات:

۱۔ اسلوب بدیع۔

۲۔ بغیر تعلم کے گذشتہ مذاہب کے احکام اور تصوف کی خبر دینا۔

۳۔ مستقبل کے احوال کی خبر دینا۔

۴۔ بلاغت کے ایسے مرتبہ پر فائز ہونا جو طاقتِ انسانی سے باہر ہو۔

☆ ☆ ☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة العالية (بی۔اے۔سال اوّل)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1444ھ 2024ء

الوقت المحدد: ثلاث ساعات — الورقة الثانية: الحديث و اصوله — مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی سے دو سوالات حل کریں؟

قسم اول ...... حدیث

سوال نمبر ۱:۔ عن طلحة بن عبيد الله رضى الله عنه قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من اهل نجد ثائر الراس نسمع دوى صوته و لا نفقه ما يقول حتى دنا من رسول الله فاذا هو يسال عن الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات فى اليوم و الليلة فقال هل على غير هن فقال لا الا ان تطوع .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید کن چیزوں کا ذکر فرمایا اور اس مرد نے جاتے وقت کیا کہا؟ مشکوٰۃ کی حدیث کی روشنی میں لکھیں؟

(ج) حدیث شریف میں شہادتین اور حج کے ذکر نہ کرنے کی وجہ کیا ہے؟

سوال نمبر ۲:۔ عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكبائر الاشراك بالله و عقوق الوالدين و قتل النفس واليمين الغموس و فى رواية انس و شهادة الزور بدل اليمين الغموس .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟

(ب) مشکوٰۃ کی روشنی میں کبیرہ گناہ کے متعلق مذکور حدیث کے علاوہ دو احادیث تحریر کریں؟

(ج) کبیرہ گناہ کی تعریف کر کے بتائیں کہ کبیرہ گناہ کفر ہیں یا فسق؟

سوال نمبر ۳:۔ (الف) مجلس علم کی فضیلت پر مضمون لکھیں؟

(ب) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا مختصر تعارف سپرد قلم کریں؟

(ج) "قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمن الكلب خبيث و مهر البغى خبيث و كسب الحجام خبيث"

ترجمہ کر کے بتائیں کہ لفظ "خبیث" سے کیا مراد ہے؟

حصہ دوم...... اصول حدیث

سوال نمبر4:۔ کوئی سے دو اجزاء کا جواب دیں۔

(الف) حدیث تقریری اور حدیث مرفوع کی تعریفات تحریر کریں؟

(ب) سند، اسناد اور متن کی وضاحت کریں؟

(ج) عدالت سے متعلق پانچوں وجوہ الطعن سپرد قلم کریں؟

(د) کیا احادیث صحیحہ فقط صحیحین میں ہیں؟ مقدمہ مشکوٰۃ کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں؟

☆ ☆ ☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طلباء 2024ء

الورقة الثانية: الحديث و اصوله

قسم اول...... حدیث

سوال نمبر1:۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ.

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید کن چیزوں کا ذکر فرمایا اور اس مرد نے جاتے وقت کیا کہا؟ مشکوٰۃ کی حدیث کی روشنی میں لکھیں؟

(ج) حدیث شریف میں شہادتین اور حج کے ذکر نہ کرنے کی وجہ کیا ہے؟

جوابات: (الف) اعراب: سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اہل نجد کا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا۔ اس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے' ہم اس کی سرگوشی کی آواز سن رہے تھے اور سمجھتے نہ تھے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟ حتیٰ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو گیا' پس اس نے اسلام کے بارے میں سوال کیا: رسول اللہ نے فرمایا: دن رات میں پانچ نمازیں' اس نے کہا: کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر ہیں؟ فرمایا: نہیں' مگر یہ کہ تم نفل پڑھو۔

(ب) مزید چیزوں کا ذکر: نماز کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے مہینے کے روزے رکھنے اور زکوۃ ادا کرنے کا ذکر کیا۔ اس کے علاوہ نفلی روزے اور صدقات کا بھی ذکر فرمایا۔

مرد نے جاتے وقت کہا: اللہ کی قسم! نہ میں اس پر زیادہ کروں گا اور نہ کم کروں گا۔

(ج) شہادتین ذکر نہ کرنے کا سبب: شہادتین کا ذکر اس لیے نہیں کیا کہ اس کا تعلق عقائد کے ساتھ ہے ان کو اسلامی عقائد میں بنیادی و کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ اسلامی عبادات کی صحت و عدم صحت کا مدار عقائد ہیں اور وہ عقائد کو ماننے والا ہو اس لیے ان کا ذکر کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی یا ممکن ہے حضرت طلحہ دوری کے سبب سن نہ پائے ہوں اور شہادتین کا ذکر کیا گیا۔

حج کا ذکر نہ کرنے کی وجہ: ہو سکتا ہے کہ اس وقت حج فرض نہ ہوا ہو۔

سوال نمبر ۲:-

عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكبائر الاشراك بالله و عقوق الوالدين و قتل النفس و اليمين الغموس و فى رواية انس و شهادة الزور بدل اليمين الغموس ۔

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟

(ب) مشکوۃ کی روشنی میں کبیرہ گناہ کے متعلق مذکور حدیث کے علاوہ دو احادیث تحریر کریں؟

(ج) کبیرہ گناہ کی تعریف کر کے بتائیں کہ کبیرہ گناہ کفر ہیں یا فسق؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: کبیرہ گناہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا' ماں باپ کی نافرمانی کرنا' کسی جان کا قتل کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں جھوٹی قسم کی بجائے جھوٹی گواہی ہے۔

(ب) گناہ کبیرہ کے بارے میں دو احادیث:

۱۔ روایت ہے حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا گناہ بہت بڑا ہے' فرمایا: یہ کہ تم اللہ کا شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے' عرض کیا' پھر کون سا؟ فرمایا: اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کر ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی۔ عرض کیا' پھر کون سا؟ فرمایا: اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرنا۔ تب اللہ نے اس کی تصدیق میں آیت قرآنی نازل فرمائی۔

۲۔ روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔

i۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ii۔ والدین کی نافرمانی کرنا

iii۔ سحر کرنا یعنی جادو کرنا۔ iv۔ اللہ کی حرام کی ہوئی جان کو ناحق قتل کرنا۔

v۔ سود کھانا vi۔ یتیم کا مال کھانا

vii۔ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا/ جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا۔

(ج) گناہ کبیرہ:

تعریف: وہ گناہ جس کی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو۔

یا

وہ گناہ جس کے مرتکب کو جہنم کے عذاب اور سخت وعید کی دھمکی دی گئی ہو۔

یا

وہ گناہ جس پر شرعی حد نافذ کی جا سکے۔

کبائر فسق ہیں یا کفر؟ کبیرہ گناہ فسق ہیں اور یہ توبہ کرنے سے معاف ہو جاتے ہیں۔ اس کا کرنے والا کافر نہیں ہوتا، کیونکہ حدیث مبارکہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گناہ کبیرہ کے مرتکب کی شفاعت فرمائیں گے۔ اگر یہ کفر ہوتے تو آپ کیونکر کافر کی شفاعت فرماتے؟

سوال نمبر ۳:۔ (الف) مجلس علم کی فضیلت پر مضمون لکھیں؟

(ب) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا مختصر تعارف سپردِ قلم کریں؟

(ج) "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمن الکلب خبیث و مهر البغی خبیث و کسب الحجام خبیث"

ترجمہ کر کے بتائیں کہ لفظ "خبیث" سے کیا مراد ہے؟

جوابات: (الف) مجلس علم کی فضیلت پر مضمون: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں جگہ کشادہ کرو، تو جگہ کشادہ کر دو۔ اللہ تمہارے لیے جگہ کشادہ فرمائے گا۔ جب کہا جائے کہ کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جایا کرو۔ اللہ تم میں سے ایمان والوں کے اور ان کے درجات بلند فرماتا ہے، جن کو علم دیا گیا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔ (سورۃ المجادلہ: ۱۱)

ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک جگہ سے ہوا تو وہاں ہر دو مجلسیں ہو رہی تھیں۔ ایک ذکر الٰہی کی اور دوسری علم کی، تو آپ علم کی مجلس میں شامل ہو گئے اور فرمایا: یہ اچھی ہے۔

آپ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جب تم جنت کی پھلواریوں میں سے گزرا کرو تو ان سے خوب فائدہ حاصل کیا کرو۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت کی پھلواریاں کیا ہیں؟ فرمایا: علم کی مجلسیں۔

جو علم دین سیکھنے اور دینی فتوٰی کی غرض سے عالم کے گھر جائے سفر کرے یا چند قدم تو اس کی برکت سے اللہ اس پر جنت کے کام آسان کر دے گا اور مرتے وقت ایمان نصیب کرے گا۔ قبر و حشر میں حساب میں کامیابی اور پل صراط پر آسانی عطا فرمائے گا۔ جنت کے راستے میں یہ سب چیزیں شامل ہیں۔

علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ پیغمبروں نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہیں بنایا' انہوں نے صرف علم کا وارث بنایا۔ تو جس نے علم اختیار کیا' اس نے پورا حصہ لیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم و حکمت مومن کی متاع گم گشتہ ہے جہاں سے میسر ہو لے لو' کیونکہ وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔

(ب) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا مختصر تعارف: آپ کا نام "عبداللہ بن عباس بن عبد المطلب" ہے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام لبابہ بنت حارثہ ہے' جو ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ آپ ہجرت سے تین سال قبل پیدا ہوئے' جب تیرہ برس کے تھے' تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ آپ کا لقب حبر اُمت ہے یعنی امت اسلامیہ کے بڑے عالم۔ تفسیر قرآن کے امام ہیں۔ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ ۶۸ھ کو طائف میں ۷۱ برس عمر شریف میں وصال ہوا۔ طائف میں مزار شریف ہے۔

(ج) ترجمۃ الحدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتے کی قیمت خبیث ہے' زانیہ کی خرچی حرام اور فصد لینے والے کی اجرت خسیس ہے۔

لفظ "خبیث" کا مفہوم: خبیث طیب کا مقابل ہے' طیب کے دو معنی ہیں: حلال اور نفیس۔ لہٰذا اس کے مقابل خبیث کے بھی دو معنی ہیں: حرام اور خسیس۔ زانیہ کے زنا کی اجرت بالاتفاق حرام ہے۔ فصد لینے والے کی اجرت بالاتفاق ناپسندیدہ اور مکروہ ہے۔ کتے کی قیمت میں اختلاف ہے' ہمارے ہاں حلال مگر ناپسندیدہ ہے جبکہ امام شافعی کے ہاں حرام ہے۔ لہٰذا لفظ خبیث یہاں بطریق عموم مشترک دونوں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

حصہ دوم...... اصول حدیث

سوال نمبر۴:- کوئی سے دو اجزاء کا جواب دیں۔

(الف) حدیث تقریری اور حدیث مرفوع کی تعریفات تحریر کریں؟

(ب) سند، اسناد اور متن کی وضاحت کریں؟

(ج) عدالت سے متعلق پانچوں وجوہ الطعن سپرد قلم کریں؟

(د) کیا احادیث صحیحہ فقط صحیحین میں ہیں؟ مقدمہ مشکوٰۃ کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں؟

جوابات: (الف) تعریفات اصطلاحات: حدیث تقریری: وہ کام یا عمل جسے صحابہ نے کیا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نہ انکار فرمایا ہو اور نہ ہی اس کے کرنے سے روکا ہو بلکہ سکوت فرمایا اور اسے برقرار رکھا ہو۔ اسے حدیث تقریری کہتے ہیں۔

حدیث مرفوع: وہ قول یا فعل یا تقریر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر منتہی ہو اسے حدیث مرفوع کہتے ہیں۔

(ب) اصطلاحات کی وضاحت:

سند: راویوں کا وہ سلسلہ جو متن تک پہنچائے یا طریق حدیث کو سند کہتے ہیں۔ طریق کا معنی راستہ اور راستہ پہنچانے والا ہوتا ہے مقصود حسی کی طرف۔ حدیث قول ہے یا فعل ہے یا تقریر ہے یعنی معنوی چیز ہے۔ اس لیے اس لفظ کو استعارہ مطلوب معنوی پہنچانے والے کے لیے استعمال کیا۔

اسناد: حدیث کو سند کے ساتھ اس کے قائل کی طرف منسوب کرنا اسناد ہے۔ لیکن اسناد کبھی لفظ سند کے ذکر کرنے اور طریق متن کے نقل کرنے میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

متن: متن اسے کہتے ہیں جس پر سند کی انتہاء ہو یعنی متن وہ لفظ، عبارت اور تعبیر و عنوان ہے خواہ قول ہو یا فعل ہو یا تقریر ہو کہ جس پر سند کا سلسلہ پہنچ کر ختم ہو جاتا ہے۔

(ج) عدالت سے متعلق وجوہ طعن:

۱۔ جھوٹ ۲۔ جھوٹ کی تہمت ۳۔ فسق ۴۔ بدعت ۵۔ جہالت

(د) احادیث صحیحہ کا فقط صحیحین ہونا: احادیث صحیحہ صرف صحیحین میں منحصر و محدود نہیں اور نہ ہی امام بخاری و امام مسلم نے تمام کی تمام صحیح حدیثوں کو جمع کر کے اپنی کتابوں میں سب صحاح احادیث کا حصر و احاطہ کیا ہے۔ اس حوالے سے امام بخاری نے فرمایا ہے کہ میں اپنی اس کتاب میں صرف وہ حدیثیں لایا ہوں جو صحیح ہیں اور بہت سی صحیح حدیثوں کو میں نے چھوڑ دیا ہے۔

اسی طرح امام مسلم نے بھی کہا ہے کہ جو حدیثیں میں اس کتاب میں لایا ہوں، سب کی سب صحیح ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ جو حدیثیں میں نے چھوڑی ہیں، وہ سب ضعیف ہیں۔

☆ ☆ ☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة العالية (بی۔اے۔سال اول)
(برائے طلباء) الموافق سنة 1444ھ 2024ء

الوقت المحدد	الورقة الثالثة: اصول الفقه	مجموع الارقام
ثلاث ساعات		۱۰۰

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر۱:۔ ثم المستحسن بالقياس الخفى يصح تعديته بخلاف المستحسن بالاثر او الاجماع و الضرورة، كالسلم و الاستصناع و تطهير الحياض و الابار و الاوانى.

(الف) عبارت کا حرکات وسکنات لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عبارت میں مذکورہ تینوں مثالوں میں سے کسی ایک کی وضاحت کریں؟

(ج) قیاس واستحسان میں سے ہر ایک کا لغوی واصطلاحی معنی زینت قرطاس کریں؟

سوال نمبر۲:۔ و اذا قامت المعارضة كان السبيل فيه الترجيح و هو عبارة عن فضل احد المثلين على الأخر وصفا حتى قالوا: ان القياس لا يترجح بقياس اخر و كذلك الكتاب و السنة و انما يترجح البعض على البعض بِقُوَّة فيه .ب

(الف) عبارت کا ترجمہ ومختصر تشریح سپرد قلم کریں؟

(ب) ج "كذلك صاحب الجراحات لا يترجح على صاحب جراحة واحدة" کی توضیح کریں؟

(ج) "والذى يقع به الترجيح اربعة" اسباب ترجیح میں سے کوئی دو تحریر کریں؟

سوال نمبر۳:۔ واقامة الشئى مقام غيره نوعان احدهما: اقامة السبب الداعى مقام المدعو، كما فى السفر و المرض، و الثانى اقامة الدليل مقام المدلول كما فى الخبر عن المحبة فانه اقيم مقام المحبة فى قوله ۔ ان احببتنى فانت طالق و كما فى الطهر اقيم مقام الحاجة ۔

(الف) ترجمہ اور مختصر تشریح کریں؟

(ب) "عقل" علت موجبہ ہے یا نہیں؟ اس بارے معتزلہ اشعریہ اور احناف کا موقف قلمبند کریں؟

(ج) عقل کی تعریف سپرد قلم کریں؟

سوال نمبر 4:۔ (الف) قیاس کی شروط اربعہ میں سے کوئی ایک مع مثال تحریر کریں؟

(ب) درج ذیل اصطلاحات میں سے کوئی سی تین کی تعریفات احاطہ تحریر میں لائیں؟

السبب　　الشرط　　فساد الوضع

العلامة　　الممانعة　　القلب

(ج) مصنف حسامی کا نام اور اصول فقہ کا موضوع تحریر کریں؟

☆ ☆ ☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طلباء 2024ء

الورقة الثالثة: اصول الفقه

سوال نمبرا:۔

ثُمَّ الْمُسْتَحْسَنُ بِالْقِيَاسِ الْخَفِيِّ يَصِحُّ تَعْدِيَتُهُ بِخِلَافِ الْمُسْتَحْسَنِ بِالْأَثَرِ أَوِ الْإِجْمَاعِ وَالضَّرُوْرَةِ كَالسَّلَمِ وَالْإِسْتِصْنَاعِ وَتَطْهِيْرِ الْحِيَاضِ وَالْآبَارِ وَالْأَوَانِيْ .

(الف) عبارت کا حرکات وسکنات لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عبارت میں مذکورہ تینوں مثالوں میں سے کسی ایک کی وضاحت کریں؟

(ج) قیاس، استحسان میں سے ہر ایک کا لغوی و اصطلاحی معنی زینت قرطاس کریں؟

جواب: (الف) عبارت پر حرکات وسکنات: اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

عبارت کا ترجمہ: ''پھر قیاس خفی کے ذریعے حکم مستحسن کا تعدیہ صحیح ہے بخلاف اس حکم کے جو حدیث یا اجماع یا ضرورت کی وجہ سے ثابت ہوا ہو مثلاً بیع سلم استصناع کنووں اور برتنوں کو پاک کرنا۔

(ب) ایک مثال کی وضاحت: مستحسن اس حکم کو کہتے ہیں جو دلیل استحسان سے ثابت ہوتا ہے۔ تعدیہ صرف اس حکم کا ہوگا جس کا ثبوت استحسان خفی سے ہو کیونکہ استحسان ہر لحاظ سے قیاس ہی ہوتا ہے۔ مستحسن کی بقیہ تین اقسام سے ثابت ہونے والے حکم کا تعدیہ نہیں ہوگا مثلاً بیع سلم میں قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ درست نہ ہو کہ مبیع اس میں معدوم ہوتی ہے لیکن نص کی وجہ سے بیع سلم درست ہے۔ نص یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''من اسلم منكم فليسلم في كيل و معلوم'' اس نص سے معلوم ہوتا ہے کہ معدوم کی بیع جائز ہے مگر اس حکم کو بیع سلم پر قیاس کرتے ہوئے متعدی نہیں کریں گے بلکہ یہ حکم صرف بیع سلم میں ہی محدود ہوگا۔

(ج) قیاس کا لغوی و اصطلاحی معنی: قیاس کا لغوی معنی ہے: ناپنا، اندازہ لگانا۔ جیسے کہا جاتا ہے: قس

النعل بالنعل یعنی ایک جوتے کو دوسرے جوتے کے ساتھ اندازہ کر...... یعنی اس جوتے کو دوسرے جوتے جیسا بنا۔

اصطلاحاً یہ مفہوم ہے کہ فقہاء جب اصل یعنی مقیس علیہ کا حکم فرع یعنی مقیس کے لیے ثابت کرتے ہیں، دونوں کے درمیان مشترک علت کی وجہ سے، تو اس طرح اصل سے فرع کے لیے حکم لینے اور ثابت کرنے کو قیاس کہتے ہیں، کیونکہ انہوں نے حکم اور علت میں فرع کا اصل کے ساتھ اندازہ کیا...... گویا انہوں نے حکم و علت میں فرع کو اصل سے ناپا ہے، تو اس سے قیاس کے لغوی اور اصطلاحی معنی میں مناسبت بھی واضح ہوگئی۔

استحسان کا لغوی اور اصطلاحی معنی: لغت میں استحسان کے معنی ہیں کہ کسی بھی چیز کے بارے حسن کا اعتقاد رکھنا جبکہ اصطلاح میں قیاس خفی کو استحسان کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۲:-

و اذا قامت المعارضة كان السبيل فيه الترجيح و هو عبارة عن فضل احد المثلين على الأخر و صفا حتى قالوا: ان القياس لا يترجح بقياس اخر و كذلك الكتاب و السنة و انما يترجح البعض على البعض بقوة فيه .

(الف) عبارت کا ترجمہ و مختصر تشریح سپرد قلم کریں؟

(ب) ج "كذلك صاحب الجراحات لا يترجح على صاحب جراحة واحدة" کی توضیح کریں۔

(ج) "والذی يقع به الترجيح اربعة" اسباب ترجیح میں سے کوئی دو تحریر کریں؟

جواب: (الف) عبارت کا ترجمہ: جب معارضہ واقع ہو جائے، تو اس میں راستہ ترجیح ہے، اور ترجیح سے مراد دو مثلوں میں سے ایک کو باعتبار وصف دوسرے پر فضیلت دینا حتیٰ کہ اصولیوں نے کہا ایک قیاس دوسرے قیاس کی وجہ سے راجح نہ ہوگا اور اسی طرح قیاس اور سنت اور بے شک بعض بعض پر راجح ہوگا۔ بعض کے اندر قوت کی وجہ سے۔

تشریح: یہاں سے مصنف معارضہ کو دفع کرنے کا طریقہ بتا رہے ہیں فرمایا کہ جب دلائل کے درمیان تعارض واقع ہو جائے، تو معارضہ ختم کرنے کے لیے ترجیح کی ضرورت پیش ہوتی ہے۔ مثلاً اگر مستدل وجہ ترجیح بیان کر دے تو دلائل کے درمیان تعارض ختم ہو جاتا ہے اور مستدل کا دعویٰ ثابت ہو جاتا ہے۔ پھر ترجیح کا مطلب بتایا کہ کسی خاص وصف کی وجہ سے دو ہم مثل دلیلوں میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا ترجیح کہلاتا ہے۔ اسی طرح کتاب و سنت اور قیاس میں ترجیح وصف کی وجہ ہوگی کثرت کی وجہ سے نہیں۔

(ب) عبارت کی توضیح: یہاں سے مصنف ایک مثال دے کر مسئلہ ترجیح سمجھا رہے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو چند مہلک زخم لگا دیے اور دوسرے نے صرف ایک زخم لگایا اور وہ مجروح فوت ہو گیا تو دیت دونوں زخم لگانے والوں پر برابر واجب ہوگی۔ ایسا نہیں ہوگا کہ زیادہ زخم لگانے والے پر زیادہ واجب ہوگا اور کم لگانے والے پر کم واجب ہوگا۔ البتہ شدت اور خفت کی وجہ سے دیت میں فرق ہوگا مثلاً ایک شخص نے گردن کاٹ دی اور دوسرے نے ہاتھ کاٹ دیا تو اس صورت میں گردن کاٹنے والے پر دیت آئے گی لیکن ہاتھ کاٹنے والے پر دیت نہیں ہوگی۔

(ج) ترجیح کے دو سبب: اسباب ترجیح چار ہیں جن میں سے دو درج ذیل ہیں:

۱۔ قوت تاثیر ۲۔ وصف حجت میں زیادتی کی وجہ سے

۳۔ کثرت اصول کی وجہ سے

سوال نمبر ۳:۔

واقامة الشیء مقام غیره نوعان احدهما: اقامة السبب الداعی مقام المدعو، کما فی السفر و المرض، و الثانی اقامة الدلیل مقام المدلول کما فی الخبر عن المحبة فانه اقیم مقام المحبة فی قوله . ان احببتنی فانت طالق و کما فی الطهر اقیم مقام الحاجة .

(الف) ترجمہ اور مختصر تشریح کریں؟

(ب) ”عقل“ علل موجبہ سے ہے یا نہیں؟ اس بارے معتزلہ اشعریہ اور احناف کا موقف قلمبند کریں؟

(ج) عقل کی تعریف سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) عبارت کا ترجمہ: اور کسی شئی کو دوسرے کے قائم مقام کرنے کی دو انواع واقسام ہیں: ایک ان میں یہ کہ سبب داعی کو مدعو کے قائم مقام کرنا جیسے سفر اور مرض میں اور دوسری یہ کہ دلیل کو مدلول کے قائم مقام کرنا جیسا کہ محبت کی خبر کو محبت کے قائم مقام کرنا جیسا کہ قائل کے اس قول میں ”اگر تو مجھ سے محبت کرتی ہے تو تُو طلاق والی ہے اور جیسا کہ طہر میں حاجت کو اباحتِ طلاق کے قائم مقام کرنا۔

مختصر تشریح: مصنف فرماتے ہیں کہ اقامۃ الشئی مقام غیرہ کی دو قسمیں ہیں: نمبر 1۔ سبب داعی کو مدعو کے قائم مقام کرنا جیسا کہ سفر جو داعی الی المشقت ہے، کو مشقت کے قائم مقام کرنا کہ مشقت کی معرفت دشوار تھی اس لیے سفر کو ہی مشقت کے قائم مقام کر دیا اور مشقت ہی کو رخصت کی علت قرار دیا گیا۔ اسی طرح مرض جو کہ داعی الی المشقت ہے، کو مرض کے قائم مقام کر دیا جو کہ مدعو ہے۔ چونکہ مرض کی وجہ سے

لوگوں کے حالات مختلف ہونے کی وجہ سے مشقت کا تعین دشوار امر تھا لہٰذا نفس مرض کو ہی رخصت کی علت قرار دیا۔

دوسری قسم ہے دلیل کو مدلول کے قائم کرنا۔ چونکہ مدلول کی معرفت دشوار ہوتی ہے کہ دلیل کی دلالت کے بغیر مدلول کی معرفت حاصل نہیں ہوتی' اس لیے دلیل کو ہی مدلول کے قائم مقام کر دیا جاتا ہے جیسے اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ اگر تو مجھ سے محبت کرتی ہے تو تجھے طلاق۔ اب محبت ایک قلبی امر ہے جس پر اطلاق کلام ہی ذریعہ ہو سکتی ہے۔ اب اگر بیوی کہے کہ مجھے محبت ہے تم سے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ یہاں محبت کی خبر کو محبت کے قائم کر دیا گیا ہے۔

(ج) عقل کے علت موجبہ ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف: اس بات میں لوگوں کا اختلاف ہے کہ عقل علتِ موجبہ سے ہے یا نہیں۔ معتزلہ کا موقف یہ ہے کہ عقل جس کو مستحسن جانے اور سمجھے اس کے لیے علت ہے جیسے قبیح جانے اس کے لیے علتِ محرمہ ہے۔

اشاعرہ نے کہا کہ شریعت کے بغیر عقل کا کوئی اعتبار نہیں۔ عقل بیکار محض ہے اور عقل کے ذریعے اشیاء کے حسن وقبیح کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی جیسا کہ معتزلہ کا موقف ہے کہ عقل اشیاء کے حسن وقبیح کی علت ہے۔

عندالاحناف عقل نہ تو مختار کل ہے کہ تمام احکام کے لیے موجب اور محرم عقل ہی ہو جیسا کہ معتزلہ کا مذہب ہے اور نہ ہی بیکار محض ہے جیسا کہ اشاعرہ کا مذہب ہے۔

یعنی معتزلہ افراط کے قائل ہیں اور اشاعرہ تفریط کے قائل جبکہ احناف کا طریقہ درمیانہ طریقہ ہے جو افراط وتفریط سے پاک ہے۔

یہی قول صحیح ہے کہ عقل اثباتِ اہلیت کے لیے معتبر ہے' احناف کا یہی مذہب ہے۔

(ج) عقل کی تعریف: عقل انسانی جسم میں ایک ایسا نور ہے جس سے وہ راستہ روشن ہوتا ہے جس کی ابتداء اس جگہ سے ہوتی ہے جہاں حواس ظاہرہ کی راہنمائی ختم ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر۴:۔ (الف) قیاس کی شروطِ اربعہ میں سے کوئی ایک مع مثال تحریر کریں؟

(ب) درج ذیل اصطلاحات میں سے کوئی سی تین کی تعریفات احاطہ تحریر میں لائیں؟

السبب	الشرط	فساد الوضع
العلامة	الممانعة	القلب

(ج) مصنفِ حسامی کا نام اور اصول فقہ کا موضوع تحریر کریں؟

جواب: (الف) شرطِ قیاس اور اس کی مثال: وہ نص سے ثابت نہ ہو کہ اصل کا حکم اصل سے مخصوص

جیسے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو گواہوں کے برابر قرار دینا' یہاں انفرادی خصوصیت ہے جو دوسروں میں نہیں ہے۔

(ب) اصطلاحات کی تعریفیں: السبب: کسی چیز کا وہ متعلق جو اس چیز تک پہنچا دے جیسے وہ راستہ جو منزل مقصود تک پہنچاتا ہے۔

الشرط: شرط کا اصطلاحی معنی یہ ہے کہ جس کی طرف وجود کے اعتبار سے حکم مضاف ہو نہ کہ وجوب کے اعتبار سے۔

فساد الوضع: فساد وضع یہ ہے کہ علت پر اس کے مقتضی کے خلاف سے حکم کا مرتب ہونا۔

العلامة: علامت وہ شئی ہے جو وجودِ حکم کی پہچان کرا دے قطع نظر اس کی کہ اس سے حکم کا وجوب متعلق ہو یا وجود۔

الممانعة: ممانعت یہ ہے کہ معترض معلل کی دین کے تمام مقامات یا بعض مقدمات کو قبول کرنے سے انکار کر دے۔

القلب: تعلیل کی ہیئت کو اس کی پہلی ہیئت کے خلاف تبدیل کرنا۔

(ج) مصنف کا نام: الشیخ الامام حسام الدین محمد بن محمد عمر الاخسیکثی

اصول فقہ کا موضوع: ادلہ اربعہ اور احکام اس علم کا موضوع ہیں۔

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة العالية (بی۔اے۔سال اوّل)
(برائے طلباء) الموافق سنة 1444ھ 2024ء

الوقت المحدد	الورقة الرابعة: الفقه	مجموع الارقام
ثلاث ساعات		۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں؟

سوال نمبر ۱:۔ وينعقد بلفظ النكاح والتزويج و الهبة و التمليك و الصدقة و قال الشافعي لا ينعقد الا بلفظ النكاح و التزويج ۔

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں نیز مذکور مسئلہ میں احناف اور شوافع کی دلیل لکھیں؟

(ب) زنا کے ساتھ حرمت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟ احناف اور شوافع کا اختلاف مع دلائل لکھیں؟

سوال نمبر ۲:۔ ولا يجوز للولي اجبار البكر البالغة على النكاح خلافا للشافعي له الاعتبار بالصغيرة ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں نیز مذکورہ مسئلہ میں احناف اور شوافع کے دلائل تفصیلاً لکھیں؟

(ب) قليل الرضاع و كثيره سواء اذا حصل في مدة الرضاع يتعلق به التحريم ۔

مذکورہ بالا مسئلہ میں احناف وشوافع کا اختلاف مع الدلائل لکھیں؟

سوال نمبر ۳:۔ و اما الضرب الثاني و هو الكنايات لا يقع بها الطلاق الابالنية او بدلالة الحال لانها غير موضوعة للطلاق بل تحتمله و غيره فلا بد من التعيين أو دلالته ۔

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ لکھیں نیز ایسے الفاظ کنایہ لکھیں جن سے ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہے اور اس کی وجہ لکھنا نہ بھولیں؟

(ب) و اذا قال الزوج قد راجعتك فقالت مجيبة له قد انقضت عدتي لم يصح الرجعة ۔

مذکورہ بالا مسئلہ میں امام اعظم اور صاحبین کا اختلاف مع الدلائل لکھیں؟

سوال نمبر4:۔ و المهار اة كالخلع كلاهما يسقطان كل حق لكل واحد من الزوجين على الأخر مما يتعلق بالنكاح .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز مذکورہ مسئلہ میں ائمہ احناف کا اختلاف مع دلائل لکھیں؟

(ب) جب خاوند اپنی بیوی سے کہے "انت علی حرام کظهر امی" اور اس کے ساتھ طلاق یا ایلاء کی نیت کرے تو کیا وہ مظاہرہ ہوگا یا نہیں؟ اختلاف ائمہ کی روشنی میں مدلل لکھیں؟

☆ ☆ ☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طلباء 2024ء

الورقة الرابعة: الفقه

سوال نمبر ا:۔

وَيَنْعَقِدُ بِلَفْظِ النِّكَاحِ وَالتَّزْوِيجِ وَالْهِبَةِ وَالتَّمْلِيكِ وَالصَّدَقَةِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَنْعَقِدَ إِلَّا بِلَفْظِ النِّكَاحِ وَالتَّزْوِيجِ .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں نیز مذکور مسئلہ میں احناف اور شوافع کی دلیل لکھیں؟

(ب) زنا کے ساتھ حرمت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟ احناف اور شوافع کا اختلاف مع دلائل لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے ہیں۔

ترجمۃ العبارۃ: اور (نکاح) لفظ نکاح، تزویج، ہبہ، تملیک اور صدقہ کے ذریعے منعقد ہو جاتا ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں: یہ صرف لفظ نکاح اور تزویج کے ذریعے ہی منعقد ہوتا ہے۔

مذکورہ مسئلہ میں دلائل: شوافع کی دلیل: لفظ تملیک نکاح کے بارے میں حقیقی مفہوم نہیں رکھتا اور اسے مجازی طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ لفظ تزویج تلفین (فلاں نے) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور لفظ نکاح 'ضم (ملانے) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن مالک و مملوک کے درمیان اصل کے اعتبار سے زوج ہونے کا مفہوم نہیں پایا جاتا۔ دوسری بات یہ کہ نکاح کے لیے کفو ہونا ضروری ہے جبکہ مالک و مملوک کا مرتبہ ہم پلہ نہیں ہوتا اور لفظ ہبہ اور صدقہ کا بھی یہی مفہوم ہے۔

احناف کی دلیل: جب کوئی آدمی کسی دوسرے کو کسی کنیز کا مالک بناتا ہے تو ملک حاصل ہونے کے اعتبار سے اسے کنیز سے تمتع کا حق بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی شخص کسی عورت سے شادی

کرتا ہے' تو اس عقد کے نتیجہ میں اسے عورت سے تمتع کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ اس لیے مجازی طور یہاں مناسبت کا مفہوم پایا جاتا ہے لفظ ہبہ اور صدقہ کا بھی یہی حکم ہے۔

(ب) زنا سے حرمت کا ثبوت: زنا سے حرمت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

احناف کا موقف مع دلیل: احناف کے نزدیک جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ زنا کرلے تو اس عورت کی ماں اور بیٹی اس مرد پر حرام ہو جاتی ہے۔

دلیل: اولاد کے واسطہ کی وجہ سے وطی جزء ہونے کا سبب بنتی ہے' یہاں تک کہ وطی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو مکمل طور پر میاں بیوی میں سے ہر ایک کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اس اصول کے نتیجے میں جس عورت کے ساتھ زنا کیا گیا ہے اس کے اصول وفروع پر زنا کرنے والے مرد کے اصول و فروع کی مانند ہو جائیں گے۔ اس کے برعکس یوں ہی ہوگا اور کسی جزء سے تمتع کرنا حرام ہے۔

امام شافعی کا موقف مع دلیل: آپ کے نزدیک زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی' کیونکہ یہ ایک نعمت ہے جو ممنوعہ کام کے نتیجے میں حاصل نہ ہوگی۔

دلیل: آپ کی دلیل یہ ہے کہ حرمت ایک نعمت ہے جو زنا کے نتیجے میں ثابت نہیں کی جاسکتی' کیونکہ آپ نے وطی کے نتیجے میں جو حرمت ثابت ہوتی ہے اس پہلو کو نظر انداز کیا ہے کہ یہ زنا ہے۔

سوال نمبر۲:- وَلَا يَجُوْزُ لِلْوَلِیِّ اِجْبَارُ الْبِكْرِ الْبَالِغَةِ عَلَى النِّكَاحِ خِلَافًا لِّلشَّافِعِیِّ لَهُ الْاِعْتِبَارُ بِالصَّغِيْرَةِ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں نیز مذکورہ مسئلہ میں احناف اور شوافع کے دلائل تفصیلاً لکھیں؟

(ب) قليل الرضاع و كثيره سواء اذا حصل فى مدة الرضاع يتعلق به التحريم۔

مذکورہ بالا مسئلہ میں احناف وشوافع کا اختلاف مع الدلائل لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمۃ العبارۃ: اور نہیں جائز ولی کے لیے کہ وہ باکرہ بالغہ کو نکاح پر مجبور کرے۔

مذکورہ مسئلہ میں آئمہ کا مذہب:

احناف کا مذہب: احناف کے نزدیک ولی کے لیے یہ بات جائز نہیں کہ وہ باکرہ بالغہ کو نکاح پر مجبور کرے' ان کی دلیل یہ ہے کہ بالغ شخص اپنی مرضی سے مال میں تصرف کرسکتا ہے۔ تو چونکہ وہ آزاد ہوتا ہے' تو کسی دوسرے شخص کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس کے ساتھ زبردستی کرے۔ لیکن بالغہ پر تصرف کا حق اس کی عقل کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے اور وہ کی بلوغت کے ساتھ مکمل یعنی ختم ہو جاتی ہے۔

شوافع کا مذہب: شوافع کے نزدیک جس طرح نابالغہ کو نکاح کے لیے مجبور کیا جا سکتا ہے اسی طرح
رہ بالغہ کو بھی نکاح کے لیے مجبور کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ باکرہ بالغہ کو بھی نابالغہ پر قیاس کرتے ہیں۔ ان کی
یل یہ ہے کہ وہ بالغ کنواری لڑکی نابالغہ کنواری لڑکی کی طرح نکاح کے معاملات سے ناواقف ہوتی ہے اور
ے کوئی عملی تجربہ نہیں ہوا اس کی وجہ سے اس کا باپ لڑکی کی اجازت کے بغیر اس کا مہر اپنے قبضے میں لے
تا ہے۔

(ب) مذکورہ مسئلہ میں مذہب آئمہ: مذکورہ عبارت میں جو مسئلہ بیان کیا گیا ہے وہ رضاعت کی وہ
مقدار ہے جس سے حرمت ثابت ہو جائے۔ پس مذکورہ مسئلہ میں احناف و شوافع کا مذہب درج ذیل ہے:

مسئلہ رضاعت میں امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے دلائل: مسئلہ رضاعت میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ
الی کا موقف بالکل واضح ہے کہ محض دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہو جائے گی خواہ دودھ قلیل ہو یا کثیر
خواہ ایک قطرہ ہی کیوں نہ ہو اس سے حرمت ثابت ہو جائے گی۔ آپ کے دلائل درج ذیل ہیں:

(i) قرآن کریم میں مطلقاً "وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ" فرمایا گیا ہے اسی طرح حدیث پاک
میں بھی "یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب" کا حکم مطلق بغیر کسی تفصیل کے وارد ہوا
ہے جن میں قلیل و کثیر کے مابین کوئی فرق نہیں کیا گیا ہے۔ لہٰذا جس طرح مقدار کثیر موجب
حرمت ہوگی اسی طرح مقدار قلیل بھی موجب حرمت ہوگی اور اس میں کسی بھی طرح کی زیادتی یا
تقیید کتاب و سنت میں من مانی اور اضافے کی موجب ہوگی۔

(ii) عقلی دلیل یہ ہے کہ جو در اصل ایک سوال مقدر کا جواب ہے سوال یہ ہے کہ عقلاً بھی مقدار قلیل کا
محرم نہ ہونا ہی سمجھ میں آتا ہے اس لیے کہ رضاعت کے محرم ہونے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس
سے بچے کی نشو و نما میں اضافہ ہوتا ہے اور ایک انسان کی جزئیت و بعضیت کا دوسرے میں
شمول و دخول ہوتا ہے جو حقیقی جزئیت کا شبہ اور شائبہ پیدا کرتا ہے اور ظاہر ہے اگر اس نظریے
سے دیکھا جائے تو مقدار قلیل کو محرم نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ایک دو مرتبہ دودھ پینے سے نہ تو بچے
کی ہڈیوں مضبوط ہوتی ہیں اور نہ ہی بہت زیادہ گوشت پوست چڑھ جاتا ہے۔

مسئلہ رضاعت میں امام شافعی کی دلیل: امام شافعی کے نزدیک حرمت اسی وقت ثابت ہوگی جب
پانچ گھونٹ پیے جائیں ان کی دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے: "ایک گھونٹ یا دو گھونٹ یا ایک مرتبہ چوسنے یا دو
مرتبہ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی"۔

سوال نمبر۳:-

واما الضرب الثاني و هو الكنايات لا يقع بها الطلاق الا بالنية او بدلالة الحال لانها

غير موضوعة للطلاق بل تحتمله و غيره فلا بد من التعيين أو دلالته .

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ لکھیں نیز ایسے الفاظ کنایہ لکھیں جن سے ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہے اور اس کی وجہ لکھنا نہ بھولیں؟

(ب) واذا قال الزوج قد راجعتك فقالت مجيبة له قد انقضت عدتي لم يصح الرجعة .

مذکورہ بالا مسئلہ میں امام اعظم اور صاحبین کا اختلاف مع الدلائل لکھیں؟

جوابات: (الف) الترجمہ: جہاں تک تعلق ہے دوسری قسم کا تو وہ کنایات ہیں اور ان کے ذریعے طلاق واقع جاتی ہے۔ جب نیت موجود ہو یا قرائن سے ثابت ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ الفاظ طلاق کے لیے وضع نہیں کیے گئے بلکہ طلاق اور دوسرے مفہوم کا احتمال رکھتے ہیں' تو اس لیے متعین کرنا ضروری ہوگا' یا دلالتِ حال ضروری ہوگی۔

رجعی طلاق کے واقع ہونے والے الفاظ: تین الفاظ ایسے ہیں جن کے ذریعے رجعی طلاق واقع ہوتی ہے' اور وہ بھی صرف ایک ہوتی ہے۔ وہ الفاظ اور ان کی وجوہ یہ ہیں:

۱۔ اعتدی ۲۔ استبری رحمک ۳۔ انت واحدۃ

وجوہ:

☆ جہاں تک پہلے لفظ کا تعلق ہے یعنی تم شمار کرو یا گنتی کرو اس میں س بات کا احتمال ہوگا کہ تم عدت کے دن شمار/گنتی کرو۔ اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ شوہر کی مراد یہ ہو کہ اللہ کی نعمتوں کو شمار کرو۔ کسی ایک معنی کو ترجیح دینے کے لیے یا تو مرد کی نیت موجود ہونی چاہیے یا پھر دلالت حال کا ہونا ضروری ہے۔ اگر گنتی کرنے سے مراد شوہر کی نیت یہ ہو کہ وہ عورت کو عدت کے ایام گنوا رہا ہے۔ تو ایک رجعی طلاق واقع ہو جائے گی۔

☆ جہاں تک دوسرے لفظ کا تعلق ہے' تو استبراء کا مطلب ہے کسی چیز سے بری ہونا اور استبراء رحم کا مطلب ہے اس بات کا اندازہ لگانا کہ مرد کا بچہ عورت کے رحم میں موجود تو نہیں جیسے لفظ استبراء لفظ اعتداد کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

☆ جہاں تک تیسرے لفظ کا تعلق ہے' تو یہ محذوف مصدر کی صفت بھی ہو سکتا ہے یعنی اگر شوہر نے طلاق کی نیت کی ہوگی تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اس کے بعد رجوع کرنے کی گنجائش ہوگی۔ دوسرا احتمال یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کہنے سے شوہر کی مراد یہ ہو کہ اس کی وہ اکیلی بیوی ہے اور کوئی بیوی نہیں ہے۔

(ب) مسئلہ: جب شوہر رجوع اور بیوی عدت گزر جانے کا دعویٰ کرے: مذکورہ مسئلہ میں امام اعظم اور صاحبین کا مؤقف مع الدلائل یہ ہے:

امام اعظم کا مؤقف: اگر شوہر بیوی سے یہ کہے کہ میں تم سے رجوع کر چکا ہوں اور بیوی اس کے جواب میں یہ کہے کہ میری عدت گزر چکی ہے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ رجوع درست نہ ہوگا۔

دلیل: آپ کی دلیل یہ ہے کہ شوہر کے الفاظ ایسی حالت میں صادر ہوئے جب عدت ختم ہو چکی تھی؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ عورت عدت ختم ہو جانے کی اطلاع دینے کے حوالے سے امین ہوتی ہے تو جب اس نے عدت ختم ہونے کی اطلاع دے دی تو یہ اس بات پر دلالت کرے گا کہ عدت کی مدت پہلے گزری ہے اور رجوع کے الفاظ بعد میں پائے گئے ہیں۔

صاحبین کا مؤقف: صاحبین کے نزدیک یہ رجوع درست ہوگا۔

دلیل: ان کی دلیل یہ ہے کہ اس عورت کی عدت جاری تھی تو جب تک وہ عدت ختم ہونے کی اطلاع نہیں دیتی اس وقت تک وہ ظاہری طور پر باقی شمار ہوگی۔ تو گویا مرد نے رجوع کے الفاظ پہلے بیان کیے جبکہ عورت نے عدت ختم ہونے کی اطلاع بعد میں دی۔ اس لیے رجوع کے الفاظ کے عدت کا زمانہ پالیا۔ لہٰذا رجوع درست ہوگا۔

سوال نمبر۴:۔

وَالْمُبَارَاةِ كَالْخُلْعِ كِلَاهُمَا يُسْقِطَانِ كُلَّ حَقٍّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الزَّوْجَيْنِ عَلَى الْاٰخَرِ مِمَّا يَتَعَلَّقُ بِالنِّكَاحِ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، نیز مذکورہ مسئلہ میں ائمہ احناف کا اختلاف مع الدلائل لکھیں؟

(ب) جب خاوند اپنی بیوی سے کہے: ''انت علی حرام کظھر امی'' اور اس کے ساتھ طلاق یا ایلاء کی نیت کرے تو کیا وہ مظاہرہ ہوگا یا نہیں؟ اختلاف ائمہ کی روشنی میں مدلل لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ العبارۃ: باہمی طور پر ایک دوسرے کو بَری قرار دے دینا بھی خلع جیسا ہے۔ چونکہ زوجین ایک دوسرے کے حق کو ساقط کر دیتے ہیں۔ وہ حق جس کے ساتھ نکاح متعلق ہوتا ہے۔

مذکورہ مسئلہ میں آئمہ احناف کا اختلاف:

امام ابوحنیفہ کا مسلک: مذکورہ مسئلہ میں بیان کردہ حکم امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہے۔ آپ یہ دلیل

دیتے ہیں کہ خلع کا مطلب ہے علیحدہ ہونا' جدا ہونا' جیسے خلع النعل کا معنی ہے جوتے کو مکمل طور پر اتار دینا۔ اسی طرح خلع العمل کا معنی ہے کام سے مکمل طور پر الگ ہو جانا۔ تو جب لفظ خلع مکمل علیحدگی کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے' تو لفظ مبارات بھی مکمل علیحدگی ہے۔ تو جس طرح لفظ مبارات مطلق ہے' اس طرح لفظ خلع بھی مطلق ہے۔ مبارات و خلع سے مطلق طور پر نکاح سے متعلق تمام حقوق ساقط ہو جائیں گے خواہ زوجین ذکر کریں یا نہ کریں۔

<u>امام محمد کا مسلک</u>: آپ کے نزدیک مبارات سے صرف وہی حقوق ساقط ہوں گے جن کا تذکرہ زوجین نے ایک دوسرے کو بری الذمہ قرار دیتے ہوئی کیا ہو۔ آپ کی دلیل یہ ہے کہ خلع اور مبارات میں معاوضہ کا لین دین ہوتا ہے اور دونوں عقد معاوضہ کی حیثیت رکھتے ہیں اور عقد معاوضہ میں مشروط کا اعتبار کیا جائے گا۔ لہٰذا خلع و مبارات میں صرف وہی چیزیں ساقط ہوں گی جن کا تذکرہ زوجین نے کیا ہوگا۔

<u>امام ابو یوسف کا مسلک</u>: خلع کے بارے میں آپ امام محمد کی رائے سے متفق ہیں اور مبارات کے بارے میں امام ابو حنیفہ کی رائے سے متفق ہیں۔ آپ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ لفظ خلع اور مبارات میں فرق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مبارات لفظ برات سے ماخوذ ہے جو اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ یہ بری ہونا دونوں طرف سے ہو' کیونکہ یہ لفظ مطلق ہے جبکہ ہم نے اسے نکاح کے حقوق کے ساتھ پابند کر دیا ہے' کیونکہ غرض و غایت اس بات پر دلالت کر رہی ہے۔ جہاں تک لفظ خلع ہے' تو اس کا تقاضا یہ ہے کہ انخلاع ہو جائے یعنی نکاح مکمل طور پر ختم ہو جائے' تو نکاح کے ختم ہونے میں یہ مفہوم حاصل ہو جائے گا۔ اب احکام کے منقطع ہونے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

<u>(ب) مذکورہ مسئلہ میں اختلاف آئمہ</u>: اگر شوہر بیوی سے کہے "انت علی حرام کظھرامی" اور ان کے ساتھ طلاق یا ایلاء کی نیت کرے تو کیا وہ مظاہر ہوگا یا نہیں؟ اس میں اختلاف آئمہ درج ذیل ہے:

<u>امام ابو حنیفہ کا مؤقف</u>: اگر مرد نے ان الفاظ کے ذریعے طلاق کی نیت کی ہو یا ایلاء کی تو آپ کے نزدیک یہ ظہار ہوگا۔ آپ کی دلیل یہ ہے کہ یہ لفظ صریحاً ظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے اور کسی دوسرے مفہوم کا احتمال نہ ہوگا' کیونکہ یہ محکم ہے اس لیے حرمت اس کی طرف لوٹے گی۔

<u>صاحبین کا مؤقف</u>: یہ اس کی نیت کے مطابق شمار ہوگا۔ امام محمد کے نزدیک اگر طلاق کی نیت کرے' تو ظہار کرنے والا شمار نہ ہوگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک یہ دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔

☆ ☆ ☆